

# کیا مردے سنتے ہیں؟

عبدالرزاق ظہیر۔۔۔ چوکی

یہ آپ بھی مان گئے ہیں کہ ایک آن سینے ان پر موت طاری ہوتی ہے اب موت۔ بعد نبیوں زندگی کی دلیل پیش کریں جو آپ کبھی نہیں کر سکتے۔

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں قرآن تو مردوں کے متعلق کہتا ہے: ومن ورائہم برزخ الی یوم یبعثون (المومنون)

اور ان کے پیچھے قیامت تک کیلئے پردہ ہے۔

اب! اگر وہ مرنے کے بعد بھی تمہارے عقیدے کے مطابق سنتے دیکھتے ہیں تصرفات فرماتے ہیں تو اس آیت کا مفہوم کیا ہے؟

وما یسنوی الاحیاء ولا الاموات ان اللہ یسمع من یشاء وما انت بسمع من فی القبور (فاطر)

زندے اور مردے برابر نہیں (برابر کیسے ہوں وہ مردہ کیا ہوا جو سننے بھی) بیشک اللہ جسے چاہے سنا دے اے نبی آپ بھی مردے کو سنا نہیں سکتے۔

اب آپ جس بات سے سنج پا ہوئے ہیں کہ حافظ عبداللہ نے لکھا ہے کہ پتھر اور مردے میں

رکھتے ہیں لیکن اس کو دنیوی زندگی پر قیاس نہیں کر سکتے اس لئے کہ جس چیز کو ہم جانتے ہی نہیں اسے جانی پہچانی چیز پر قیاس کیسے کر سکتے ہیں؟

اب برزخ میں آدمی زندہ ہوتا ہے کلام کرتا ہے سوالوں کا جواب دیتا ہے اور اور جزا و سزا کا سلسلہ اس سے وابستہ ہے اور دیگر جتنی چیزیں ثابت ہیں ان میں کوئی اختلاف نہیں، اختلاف یہ ہے کہ کیا وہ زندگی دنیوی ہے اگر آپ کو اپنے عقیدے کا علم نہیں تھا تو کسی سے پوچھ لیتے۔

بریلوی حضرات کا عقیدہ یہ ہے کہ انبیاء اولیا اسی طرح بحیات حقیقی زندہ ہیں جیسے دنیا میں

زندہ تھے کھاتے پیتے ہیں جہاں چاہیں آتے ہیں سنتے ہیں دیکھتے ہیں کائنات میں تصرف فرماتے ہیں۔ اور امتیوں کے اعمال کا مشاہدہ کرتے ہیں

صرف ایک آن کیلئے ان پر موت طاری ہوتی ہے پھر ویسی ہی زندگی مل جاتی ہے (حالانکہ یہ عقیدہ صریح شرک ہے) لیکن آپ حضرات کی عادت یہ ہے کہ مسئلہ کو اس قدر خلط ملط کر دیتے ہیں کہ عام

لوگ دھوکے میں آجائیں۔ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام اولیاء عزام اپنی مبارک قبروں میں برزخی حیات کیساتھ زندہ ہیں۔ دنیوی زندگی وہ اپنی گزار چکے ہیں قرآن کہتا ہے: کل

نفس ذائقة الموت (آل عمران) کہ ہر چیز نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے اور

گو جزا و نالہ سے ہمارے بریلوی بھائیوں کا ایک رسالہ نکلتا ہے ”رضائے مصطفیٰ“ پچھلے مہینے جولائی کا رسالہ دیکھنے کا اتفاق ہوا اس کے اندر درس قرآن کے حوالے سے عنوان ہے۔

”حضرات انبیاء اولیاء شہدا کی برزخی زندگی“ اور مضمون میں سارا زور اس بات پر ہے کہ مردے سنتے ہیں اہل حدیث کے معروف عالم دین پروفیسر حافظ محمد عبداللہ بہاولپوری جنہوں نے تحریر و تقریر کے ذریعے شرک و بدعت کے

دھیماں اڑا دی ہیں اور جن کا جواب قیامت تک کوئی مائی کا لعل نہیں دے سکتا۔ مضمون نگار نے

کہیں ان کا رسالہ دیکھا ”کیا مردے سنتے ہیں“ اور جب ان کی کسی دلیل کا جواب نہ دے سکے تو جی بھر کر ان کو اور باقی اہل حدیث کو گالیاں دیں۔

شقی، گستاخ، بد بخت اور پتہ نہیں کیا کیا کہا ہم ان کی کسی گالی کا جواب تو نہیں دیں گے اس لئے کہ جس کے پاس ہوں وہی گالیاں وہ بیچارہ گالیاں نہیں دے گا تو اور کیا کرے گا۔ لیکن مسئلے کی

وضاحت ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ ایک ہے دنیوی زندگی جس سے ہم سب

واقف ہیں اور ایک ہے برزخی زندگی جس کے متعلق قرآن نے کہا وانتم لاتشعرون۔ کہ تمہیں اس کا شعور نہیں۔ اس لئے ہم برزخی

زندگی کی نوعیت اور حقیقت جاننے بغیر اس پر ایمان

سننے اور دیکھنے کے اعتبار سے کوئی فرق نہیں جیسے پتھر میں سننے کی طاقت نہیں ویسے ہی مردے بھی سننے کی صلاحیت نہیں۔ آپ بتائیں کہ اسمیں کیا خرابی ہے جب کوئی جواب نہیں آیا تو گالیاں شروع کر دیں۔ گالیاں تو آپ کو اور آئیں ملی ہیں لیکن اہل علم اور اہل عقل کے نزدیک یہ کوئی جواب نہیں بلکہ لاجوابی کی ایک حالت ہے۔ حافظ صاحب نے جو بات کہی ہے وہ دنیا کے اعتبار سے کہی ہے کیونکہ مردے برزخ میں تو زندہ ہیں اگر آپ اس رسالے کا پہلا صفحہ ہی پڑھ لیتے تو آپ کو سمجھ آ جاتی۔

لیجئے ان کی تحریر ”جو مر جاتا ہے وہ اس جہاں سے چلا جاتا ہے اور برزخ میں پہنچ جاتا ہے اس جہاں یعنی دنیا کے اعتبار سے وہ مردہ ہے نہ سنتا ہے نہ بولتا ہے اگلے جہاں یعنی برزخ میں وہ زندہ ہے لیکن زندگی کو ہم نہیں سمجھ سکتے کہ ہم ان کو پکاریں اور وہ ہماری سنیں“

اگر آپ بھند ہیں کہ مردے اور پتھر میں فرق ہے تو تجربہ کر کے دیکھ لیں کسی پتھر کو بلائیں اور کسی مردے کو بھی اگر کوئی فرق آپ کو نظر آئے تو ہم کو بھی بتا دیں آپ کو بھی علم ہے کہ مردوں کے سننے کی کوئی دلیل نہیں لیکن اپنی دوکانداری چلانے کیلئے کہ اگر اس کا انکار کریں تو قبروں پر نظریں نیازیں چڑھاوے گیارہویں وغیرہ یہ سب بند ہو جائے گا۔

جبکہ نبی اکرم نے فرمایا: خیرت بین البقیی حتی اری ما یفتح علی امتی و بین التعجیل فاخرت التعجیل (فتح الباری ۸/۱۳۲) مجھے اختیار دیا گیا ہے کہ میں دنیا میں زندہ رہوں یہاں تک کہ میں اپنی امت کی فتوحات کو دیکھ لوں یا پھر جلدی کروں (یعنی اللہ کے پاس چلا

جاؤں اور دنیا کو چھوڑ دوں) تو میں نے جلدی جانے کو اختیار کر لیا۔ اس حدیث کو آپ بار بار پڑھیں اگر انبیاء مرنے کے بعد بھی امتوں کے اعمال کا مشاہدہ فرماتے ہیں تو معاذ اللہ یہ حدیث تو لغو ہوئی۔ لیکن حدیث تو لغو نہیں آپ کا عقیدہ باطل ہے۔

موصوف کو جب دنیوی زندگی کی کوئی دلیل قرآن وحدیث سے نہیں ملی تو ایک آیت جس میں برزخی زندگی کا ذکر ہے اس کو ذکر کر کے تاثر یہ دیا ہے کہ یہ دنیوی زندگی کی دلیل ہے ہم ان کے الفاظ میں ہی ان کی دلیل نقل کرتے ہیں۔

”اللہ تعالیٰ جل جلالہ قرآن پاک میں حبیب نجار رحمۃ اللہ علیہ کے واقعہ میں فرماتا ہے: کہ جب انہوں نے اپنے ایمان کا اعلان کیا اور قوم کے لوگوں نے انہیں شہید کر دیا تو قیل ادخل الجحیم۔ ان سے فرمایا کہ جنت میں داخل ہو اس پر انہوں نے کہا کہ کسی طرح میری قوم جاتی، جیسی میرے رب نے میری مغفرت کی اور مجھے عزت والوں میں کیا (پ ۲۳/۱ع) سبحان اللہ کیسی شان ہے کہ شہادت کے بعد بھی کلام فرما رہے ہیں اور اپنی قوم کو یاد فرما رہے ہیں (رضائے مصطفیٰ)

اب ہم موصوف سے ہی پوچھتے ہیں کہ آپ کی ذکر کردہ دلیل میں کون سا لفظ ہے جو تمہارے دعوے کی دلیل ہے کہ مردے دنیوی زندگی کی طرح زندہ ہیں سنتے ہیں، دیکھتے ہیں، تصرفات فرماتے ہیں، اعمال کا مشاہدہ کرتے ہیں؟

نہ مذہب سے ہوئے واقف نہ دیں حق کو پہچانا پہن کر جبہ و قبہ لگے کہلانے مولانا پتو ہمارے موقف کی دلیل ہے کہ انبیاء اور اولیاء برزخی حیات کے ساتھ زندہ ہیں نہ کہ دنیوی حیات کے ساتھ اور حبیب نجار کا یہ فرمایا کہ کسی

طرح میری قوم جانتی۔ اگر وہ قوم کو سنا سکتے تھے تو یہ کیوں کہا پھر کہتے میری قوم دیکھ لو جان لو مجھے یہ انعام ملا ہے۔ یہ تو بات ہے برزخی زندگی کی جس کو نہ دنیا والوں میں سے کسی نے سنا اور نہ وہ سنا سکتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اس نے بذریعہ وحی اپنے پیغمبر کو اس واقعہ کی خبر دے دی ویسے اگر آپ نبی ﷺ کو دنیوی زندگی کے ساتھ زندہ ماننے پر ہی مصر ہیں تو کوئی عقلمند آپ سے پوچھ سکتا ہے کہ زندہ نبی کو دیوار کی اوٹ میں چھپانے میں کیا حکمت تھی۔ اس لئے کیا حاصل ہوا۔

نبی محترم کی زندگی میں ابو بکرؓ نے مسند خلافت پر کیسے تشریف رکھی حضرت فاطمہؓ نے ترکہ کیوں طلب کیا کیا ان کو معلوم نہ تھا کہ والد کی زندگی میں یہ مطالبہ درست نہیں فتنہ ارتداد اور بعض دوسرے مصائب میں نہ صحابہ نے آنحضرت کی طرف رجوع کیا نہ آنحضرت نے کوئی مفید مشورہ دیا حالانکہ زندگی میں بوقت ضرورت دونوں ہی ایک دوسرے کی طرف رجوع فرماتے تھے۔

اگر آپ کو قرآن وحدیث سے کوئی دلیل نہیں ملی تو اپنے امام اعظم، امام ابوحنیفہؒ کا کوئی قول ہی پیش کر دیتے کیا یہ آیت انہوں نے نہیں پڑھی کیا انہوں نے اس سے یہ استدلال کیا ہے کہ مردے سنتے ہوں وہ بھی تمہارے عقیدے کے سخت خلاف ہیں۔

رای الامام ابو حنیفہؒ من یاتی القبور لاهل الفلاح فیسلم ویخاطب ویتکلم ویقول یا اهل القبور هل لکم من خیر وهل عندکم عن اثر انی اتینکم من شہود ولیس سوا لی الا الدعاء فهل دریتم ام غفلتم فسمع ابو حنیفہ بقول یخاطبہ بہم فقال هل

## ضروری اعلان

آئندہ شمارہ ان شاء اللہ  
رمضان المبارک  
کا خصوصی نمبر ہوگا۔

مشہورین حضرات مجلہ ترجمان الحدیث  
میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

(ادارہ)

حرام اور باطل ہیں اور اس کی مشہور شرح رد الخمار  
میں اس کی کئی وجوہ ذکر کی گئی ہیں جن میں سے  
ایک یہ ہے ومنہا انه ظن ان المیت  
یتصرف فی الامور دون اللہ  
تعالیٰ واعتقاده ذالک کفر (رد  
المحتار ۲/۳۱۱)

اور ان حرام کی وجوہ میں سے ایک یہ ہے  
کہ نذرہ یعنی والاٹھس مردوں کے متعلق یہ عقیدہ  
ہوتا ہے کہ وہ اللہ کے سوا کائنات میں تصرف  
کرتے کا عقیدہ رکھتے ہیں حالانکہ مردوں کے  
متعلق ایسا عقیدہ رکھنا بھی کفر ہے:

پہننے میں وہ کربا جاسراغ زندگی  
میر میں بنانا نہ بن اپنا تو بن

اجابوا لک قال لا فقال له سعفا  
لک وتربت یداک کبف تکلم  
اجسادا لا یستطیعون جواباً ولا  
یملکون شینا ولا یسمعون صونا  
وقرأ وما انتت بسمع من فی  
القبور۔ (غرائب می تحقیق  
المذاهب بحوالہ قبر پرستی)

امام ابو حنیفہ نے ایک شخص کو دیکھا۔ وہ  
کچھ لوگوں کی قبروں کے پاس آکر ان سے مرہ  
تھا اے قبر والو تمہیں کچھ خبر بھی ہے اور کیا تمہارے  
پاس کچھ اثر بھی ہے میں تمہارے پاس فی مینوں  
سے آ رہا ہوں اور تمہیں پکار رہا ہوں تم سے میرا  
سوال بجز دعا کروانے کے اور کچھ نہیں تم میرے  
حال کو جانتے ہو یا میرے حال سے بے خبر ہو۔

امام ابو حنیفہ نے اس کی یہ بات سن کر اس سے  
پوچھا (کیا ان قبر والوں نے) تیری بات کا  
اب زیادہ کہنے لگا نہیں۔ تو آپ نے فرمایا تجھ پر  
پھنکار تیرے ہاتھ خاک آلودہ ہوں تو ایسے  
(مردہ) جسموں سے بات کرتا ہے جو نہ جواب  
دینے کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ کسی چیز کا اختیار  
رکھتے ہیں اور نہ کسی کی فریاد سن سکتے ہیں پھر امام  
صاحب نے یہ آیت پڑھی۔ وما انت  
بسمع من فی القبور۔

اے پیغمبر تو ان کو نہ سنا سکتا جو قبروں میں  
ہیں۔

گویا امام صاحب اس پر پھنکار ڈالتے ہیں  
جو یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ مردے سنتے ہیں اور فقہ حنفی  
کی معروف کتاب درمختار میں ہے کہ مردوں کے  
نام پر جو نذریں نیازیں چڑھاوے چڑھائے  
جاتے ہیں۔ اولیاء کا تقرب حاصل کرنے کیلئے مالی  
نذرانے پیش کئے جاتے ہیں اور ان کی قبروں پر  
چراغ جلائے جاتے ہیں یہ سب چیزیں بالا جماع

## گیان یوں سلانہ دعوتِ اہل حدیث کا نفرس

بمقام:- مرکزی جامع مسجد طیبہ الحدیث چک نمبر 718A-R میاں جنوں ضلع خانیوال

ذمہ داری  
حافظ عبدالرشید اظہر  
حافظ عبدالستار  
پروفیسر محمد یونس ظفر صاحب  
حافظ عبدالحمید انصاری صاحب

تلاوت قرآن مجید۔ عزت القرائی کی ذمہ داری۔

مترجمین علامہ  
پروفیسر حافظ عبدالرحمن کی صاحب۔ حضرت مولانا قاری عبداللطیف صاحب۔ فیصل آباد  
حضرت مولانا قاری عبدالوکیل صدیقی صاحب۔ خانپور۔ حضرت مولانا سید سلیمان شاہ صاحب سرگودھا  
حضرت مولانا قاری محمد سلیمان بلوچ صاحب۔ چیچوٹنی۔ حضرت مولانا عابد پرویشی صاحب لاہور  
حضرت مولانا قاری عبداللطیف صاحب صاحب خلیفہ اسلام آباد  
حضرت مولانا عبدالرزاق صاحب صاحب۔ فیصل آباد۔ حضرت مولانا حافظ عبدالستار صاحب صاحب میانچوں

مدیر معاون دارالمطالعات اسلامیہ میانچوں  
حفظ جامعہ سلفیہ فیصل آباد